



سوال

(133) عورتیں نماز عید کے لئے جاسکتی ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لندن سے حبیب الرحمن لکھتے ہیں کہ کیا عورتیں نماز عید میں شامل ہو سکتی ہیں؟ لندن کی مرکزی مسجد میں عورتیں جس طرح بن ٹھن کر آتی ہیں اس سے بہت دکھ پہنچتا ہے۔ کیا انہیں روکا نہیں جاسکتا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

رسول اکرم ﷺ کے دور میں عورتیں نہ صرف عید کی نماز میں بلکہ نماز جمعہ اور ہجگانہ نماز کی ادائیگی کے لئے بھی مسجد میں آتی تھیں۔ عید کے بارے میں تو خاص طور پر بخاری و مسلم کی حدیث سے جواز ثابت ہوتا ہے۔ حدیث کے الفاظ ہیں:

”عن ام عطیہ قال امرنا ان نخرج الحيض ليوم العيد من وذوات النحر فيشبدن حمانه المسلمين ودعوتهم وتنزل الحيض عن مصلابهن قالت امرأة يا رسول الله احذنا ليس لما جلباب قال لتبسها صاحبنا من جلبابها۔“ (فتح الباری ج ۲ کتاب العیدین باب خروج النساء والحيض الی المصلی ص ۲۳ رقم الحدیث ۹۷۴)

”حضرت ام عطیہ سے روایت ہے کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ حیض والی عورتوں اور پردے والی عورتوں کو بھی دونوں عیدوں میں باہر ساتھ لے کر جائیں وہ مسلمانوں کی جماعت اور دعا میں شریک ہوں اور حیض والی عورتیں نماز میں شامل نہ ہوں۔ ایک عورت نے کہا اللہ کے رسول اگر کسی عورت کے پاس چادر نہ ہو تو وہ کیسے شامل ہو؟ آپ نے فرمایا اس کی کوئی ساتھی اپنی چادر اوڑھالے۔“

اب اس حدیث سے یہ بات تو واضح ہو گئی کہ عورتیں نماز عید کے لئے عید گاہ میں جاسکتی ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ عورتوں کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ شرم و حیاء کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے باپردہ لباس میں باہر نکلیں اور بن ٹھن کر یا میک اپ کر کے ہرگز عید گاہ میں نہ جائیں۔

جو عورتیں محض اپنے حسن کی نمائش کے لئے مرکزی مسجد لندن یا کسی دوسرے مرکز میں جاتی ہیں وہ گناہ گار ہیں۔ ایسی عورتوں کو مساجد سے دور رکھنے کے لئے مسجد کی انتظامیہ کو اقدامات کرنے چاہئیں۔

مسلم شریف کی ایک حدیث ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت مسجد میں حاضر ہونا چاہتی ہے وہ خوشبو کو ہاتھ تک نہ لگائے۔



ایسے مرد بھی گناہ گار ہیں جن کی عورتیں بناؤ سنگار کر کے اس طرح مردوں کے سامنے آتی ہوں۔ عید ہو یا کوئی دوسرا موقع یہ بہر حال ناجائز ہے۔

ہذا ما عنہم والی اللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص 309

محدث فتویٰ